ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

دور حاضر میں مقاصد شریعہ کے حوالے سے "الفروق" کا تحقیقی جائزہ

A RESEARCH STUDY ON 'AL-FURŪQ' IN THE CONTEXT OF MAQĀṢID AL-SHARĪ'AH IN THE CONTEMPORARY ERA

Sohaib Zaffar
Ph.d Scholar at Ghazi University Dera Ghazi Khan
Department of Islamic Studies
Sohaibsaifi77@gmail.com
Dr Ashfaq Ahmad
Assistant Professor
Department of Islamic Studies
Ghazi University Dera Ghazi Khan
aahmed@gudgk.edu.pk
Muhammad Bilal
Ph.d Scholar at Ghazi University
Department of Islamic Studies, Dera Ghazi Khan
muhammadbilalapex624@gmail.com

Abstract:

Islamic Shariah is a comprehensive and wise system of life that seeks to establish justice, balance, and public welfare in all dimensions of human existence. Understanding Shariah is not confined to the knowledge of apparent rulings or isolated legal issues; rather, it requires insight into the objectives and wisdom upon which these rulings are founded. These overarching objectives are known in Islamic jurisprudence as Maqāṣid al-Sharī'ah, which represent the spirit of Shariah and the basis of its effective application.In the contemporary era, the growing relevance of Maqāṣid al-Sharī'ah necessitates engagement with classical juristic works that laid the intellectual groundwork for purposive legal reasoning. Among these works, Imam Shihāb al-Dīn al-Qarāfī's Al-Furūq occupies a distinguished position. Although the book was primarily compiled to clarify distinctions between similar juristic cases, it reflects a deep awareness of the objectives of Shariah, the underlying causes of rulings ('Illal al-Aḥkām), and the principles of preserving benefits and preventing harm (Maṣāliḥ wa Mafāsid). Thus, Al-Furūq transcends being a purely jurisprudential text and emerges as an important source for understanding Maqāṣid.

The methodology of Al-Furūq is grounded in the principle that actions or issues which appear similar may warrant different rulings due to differences in objectives, consequences, or public interest. This approach exemplifies the practical application of Maqāṣid al-Sharī'ah, emphasizing the protection of human interests and the avoidance of harm. Imam al-Qarāfī demonstrates through rigorous legal analysis that Shariah rulings cannot be detached from their wisdom and purposes.In addressing contemporary legal and social complexities, Al-Furūq remains highly relevant, as it promotes purposive reasoning over rigid formalism. Although Imam al-Qarāfī did not systematically codify Maqāṣid in technical terms, his work effectively illustrates the preservation of fundamental objectives such as religion, life, intellect, and wealth. Consequently, Al-Furūq provides a strong scholarly foundation for modern discussions on Maqāṣid al-Sharī'ah and contemporary juristic deliberation.

Keywords: Islamic Shariah, Maqāṣid al-Sharī'ah, Al-Furūq, Imam al-Qarāfī, Jurisprudence, Objectives of Shariah-

شریعتِ اسلامی ایک ہمہ گیر اور حکیمانہ نظامِ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں میں عدل، توازن اور مصلحت کے قیام کا ہدف رکھتا ہے۔ اس نظام کی تفہیم محض ظاہری احکام اور جزئی مسائل کے ادراک تک محدود نہیں، بلکہ ان مقاصد اور حکمتوں کے فہم کی متقاضی ہے جن کی بنیاد پر احکامِ شرعیہ وضع کیے گئے۔ انہی بنیادی غایات کو فقہی اصطلاح میں مقاصدِ شریعت کہا جاتا ہے، جو شریعت کی روح اور اس کے عملی اطلاق کی اساس ہیں۔ دورِ حاضر میں مقاصدِ شریعت کے فہم و تطبیق کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے تناظر میں فقہی تراث کے ان مصادر کا مطالعہ ناگزیر ہو گیا ہے جو مقاصدی فکر کی بنیادیں فراہم کرتے ہیں۔ ان میں امام شہاب الدین القرافیؒ کی تصنیف الفروق ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ اگرچہ یہ کتاب بظاہر فقہی مسائل کے مابین فروق کو واضح کرنے کے لیے مرتب کی گئی ہے، تاہم اس کے اندر شریعت کے مقاصد، عللِ احکام اور مصالح و مفاسد کا گہرا شعور کارفرما ہے، جو اسے محض ایک فقہی تصنیف کے بجائے ایک اہم مقاصدی ماخذ بنا دیتا ہے۔ الفروق کا منہج اس اصول پر قائم

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ہے کہ ظاہری طور پر مشابہ افعال یا مسائل، اگر اپنے مقاصد، نتائج یا مصالح کے اعتبار سے مختلف ہوں تو شریعت ان کے احکام میں بھی فرق کرتی ہے۔ یہ طرزِ استدلال دراصل مقاصدِ شریعت کی عملی تطبیق ہے، جس کے تحت شریعت انسانی مصالح کے تحفظ اور مفاسد کے ازالے کو بنیادی ہدف قرار دیتی ہے۔ امام قرافیؒ فقہی جزئیات کے ذریعے اس کلی حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ شریعت کے احکام اس کی حکمت اور مقصد سے جدا نہیں ہو سکتے۔

دورِ حاضر کے پیچیدہ سماجی اور فقہی مسائل میں الفروق اس اعتبار سے نہایت اہم ہے کہ یہ محض ظاہری قیاس پر اکتفا کرنے کے بجائے مقاصدی بصیرت کے ساتھ فقہی تطبیق کی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اگرچہ امام قرافیؒ نے مقاصدِ شریعت کو باقاعدہ اصطلاحی صورت میں منظم نہیں کیا، تاہم ان کی بحثیں دین، جان، عقل اور مال جیسے بنیادی مقاصد کے تحفظ کو عملی مثالوں کے ذریعے نمایاں کرتی ہیں۔ اس طرح الفروق کا تحقیقی جائزہ واضح کرتا ہے کہ یہ کتاب دورِ حاضر میں مقاصدِ شریعت کے فہم کے لیے ایک مضبوط علمی بنیاد اور جدید اجتہادی مباحث کے لیے مؤثر ابتدائیہ فراہم کرتی ہے۔

امام شہاب الدین احمد بن ادریس القرافیؒ

اسلامی فقہ کی تاریخ محض فروعی اختلافات یا جزوی احکام کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل علمی، اصولی اور تہذیبی نظام کی آئینہ دار ہے۔ اس تاریخ میں بعض شخصیات ایسی ہیں جنہوں نے فقہ کو جامد تقلید سے نکال کر اصول، مقاصدِ شریعت، عقلِ سلیم اور عملی زندگی کے تقاضوں سے جوڑا۔ امام شہاب الدین احمد بن ادریس القرافیؒ انہی عظیم المرتبت فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ فقہِ مالکی کے جلیل القدر امام، اصولِ فقہ کے بلند پایہ ماہر، فقہِ مقارن کے نمائندہ اور قواعدِ فقہیہ کے منظم معمار تھے۔ ان کی علمی کاوشوں نے فقہ کو ایک زندہ، متحرک اور ہمہ گیر علم کے طور پر پیش کیا۔

نام، لقب اور نسب

امام قرافیؒ کا پورا نام ابو العباس شہاب الدین احمد بن ادریس بن عبد الرحمن القرافی ہے۔ آپ کا مشہور لقب شہاب الدین اور علمی دنیا میں معروف نام امام قرافی ہے۔ آپ کی نسبت القرافی مصر کے مشہور اور تاریخی علاقے قرافہ کی طرف ہے، جو صدیوں تک علماء، محدثین، فقہاء اور صلحاء کا مرکز رہا۔[1] یہی علمی فضا آپ کی فکری تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

پیدائش اور وفات

امام قرافیؒ کی ولادت 626ھ میں مصر میں ہوئی۔ آپ نے تقریباً اٹھاون (58) سال علم، تدریس، تصنیف اور تحقیق میں گزارے۔ 684ھ میں آپ کا انتقال ہوا اور قاہرہ کے مشہور قبرستان قرافہ میں تدفین ہوئی، جہاں امت کے متعدد جلیل القدر علماء مدفون ہیں۔[2] آپ کی حیات مختصر مگر علمی اعتبار سے غیر معمولی طور پر ثمر آور تھی۔

علمی مقام و مرتبہ

امام قرافیؒ اپنے زمانے کے ان نادر علماء میں سے تھے جنہوں نے فقہ کو صرف فروعی مسائل تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے اصولی، مقاصدی اور عقلی بنیادوں پر استوار کیا۔ آپ فقہِ مالکی کے مسلمہ امام تھے، مگر ساتھ ہی اصولِ فقہ، فقہِ مقارن اور قواعدِ فقہیہ میں بھی یکتا حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی فقہ میں گہرائی، استدلال میں قوت اور منہج میں توازن نمایاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایک مقلد فقیہ نہیں بلکہ محقق، اصولی مفکر اور مجتہدانہ بصیرت رکھنے والے عالم کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔

اساتذۂ کرام

امام قرافیؒ نے اپنے دور کے اکابر علماء سے علم حاصل کیا، مگر سب سے نمایاں اور مؤثر استاد امام عزالدین بن عبد السلامؒ (سلطان العلماء) تھے۔ ان سے آپ نے فقہ، اصولِ فقہ اور بالخصوص مقاصدِ شریعت کا گہرا فہم حاصل کیا۔ امام عزالدین کی جرأتِ اجتہاد، مقاصدی نظر اور نصوص و مصالح کے درمیان توازن نے امام قرافیؒ کی پوری فکری ساخت کو متاثر کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے دیگر جلیل القدر مالکی اور شافعی علماء سے بھی استفادہ کیا، جس نے آپ کی فقہ کو ہمہ جہت بنا دیا۔

تلامذہ (شاگرد)

---

[1] الزرکلی، خیر الدین، الأعلام: قاموس تراجم، دار العلم للملایین، بیروت، 2002ء، جلد 1، صفحہ 124۔

[2] ایضا

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اگرچہ امام قرافیؒ کے براہِ راست شاگردوں کے نام کتبِ تراجم میں زیادہ تفصیل سے محفوظ نہیں، تاہم ان کا اصل علمی اثر ان کی تصانیف کے ذریعے بعد کی صدیوں میں ظاہر ہوا۔ مالکی فقہاء ہی نہیں بلکہ حنفی، شافعی اور حنبلی علماء نے بھی ان کی کتابوں سے استفادہ کیا۔ یوں ان کے علمی شاگرد دراصل امت کے وہ تمام علماء ہیں جنہوں نے ان کی تحریروں سے فقہی و اصولی رہنمائی حاصل کی۔

فقہی مسلک

فقہی اعتبار سے امام قرافیؒ مالکی المذہب تھے،[3] مگر ان کی امتیازی شان یہ تھی کہ وہ فقہی تعصب سے پاک تھے۔ وہ دیگر مذاہب، خصوصاً حنفی، شافعی اور حنبلی اقوال و دلائل کو پوری دیانت کے ساتھ نقل کرتے اور دلیل کی قوت کو بنیاد بناتے تھے۔ اسی منہج کی بنا پر انہیں فقہِ مقارن کے عظیم اماموں میں شمار کیا جاتا ہے۔

علمی خدمات اور امتیازی خصوصیات

امام قرافیؒ کی علمی شخصیت کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کی غیر معمولی دقتِ نظر ہے۔ انہوں نے قواعدِ فقہیہ کو منظم انداز میں مرتب کیا اور فقہی فروق کو واضح کیا۔ آپ نے مقاصدِ شریعت کو فقہ کی روح قرار دیا اور نصوص و عقل کے درمیان متوازن تعلق قائم کیا۔ آپ نے یہ اصول بھی واضح کیا کہ فتویٰ، قضاء اور حکومتی فیصلہ ایک چیز نہیں، بلکہ ہر ایک کا دائرہ اور حکم الگ ہے۔ ان کا مشہور اصول ہے کہ فتویٰ حالات کے بدلنے سے بدل سکتا ہے، مگر شریعت کے اصول نہیں بدلتے۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں:

كَانَ الإِمَامُ شِهَابُ الدِّينِ القَرَافِيُّ مِنْ أَذْكَى العُلَمَاءِ، بَارِعًا فِي الفِقْهِ وَأُصُولِهِ.[4]

"امام شہاب الدین القرافی بہت ذہین علماء میں سے تھے اور فقہ و اصولِ فقہ میں ماہر تھے۔"

یعنی امام قرافیؒ نہایت ذہین علماء میں سے تھے اور فقہ و اصولِ فقہ میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے۔ یہ کلمات اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ امام قرافیؒ محض ناقلِ فقہ نہیں بلکہ اصولی فکر رکھنے والے محقق تھے۔ قواعدِ فقہیہ کے عظیم امام زرکشیؒ فرماتے ہیں:

وَالقَرَافِيُّ إِمَامٌ فِي القَوَاعِدِ وَالفُرُوقِ[5]

"اور القرافی قواعد و فروق کے میدان میں ایک رہنما اور ممتاز عالم ہیں۔"

یہ مختصر مگر جامع جملہ اس بات کی شہادت ہے کہ قواعدِ فقہیہ کی منظم تدوین میں امام قرافیؒ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، اور بعد کے فقہاء نے انہی کی بنیاد پر فقہی نظام کو وسعت دی۔

امام شہاب الدین احمد بن ادریس القرافیؒ اسلامی فقہ کی تاریخ میں ایک ہمہ جہت، متوازن اور عمیق النظر علمی شخصیت ہیں۔ ان کی فقہ، اصول، مقاصد اور قواعد پر خدمات نے فقہِ مالکی ہی نہیں بلکہ پوری فقہی روایت کو مالا مال کیا۔ اکابر علماء کی گواہیاں اس بات کا قطعی ثبوت ہیں کہ امام قرافیؒ امتِ مسلمہ کے ان عظیم معماروں میں سے ہیں جن کی فکر اور تصانیف آج بھی زندہ ہیں اور آنے والی صدیوں تک علمی رہنمائی کا ذریعہ بنی رہیں گی۔

مشہور تصانیف

امام قرافیؒ کی تصانیف فقہِ اسلامی کا بیش قیمت سرمایہ ہیں۔ الفروق قواعدِ فقہیہ پر ایک بے مثال شاہکار ہے جس میں فقہی فرق کو نہایت باریک بینی سے واضح کیا گیا ہے۔ الذخیرہ فقہِ مالکی کی جامع انسائیکلوپیڈیا ہے۔ تنقیح الفصول اور اس کی شرح اصولِ فقہ میں بنیادی مقام رکھتی ہیں، جبکہ الإحکام فی تمییز الفتاویٰ عن الأحکام فقہِ اسلامی میں فتویٰ اور قضاء کے فرق پر ایک منفرد اور بے مثال تصنیف ہے۔

عقیدہ و فکر

عقیدے کے اعتبار سے امام قرافیؒ اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ عقلی علوم سے واقف تھے، مگر عقل کو شریعت کا تابع رکھتے تھے۔ فلسفہ اور منطق کو حدود میں رہ کر استعمال کرتے اور نصوصِ شرعیہ کو اصل بنیاد مانتے تھے۔ یہی اعتدال ان کی فکری عظمت کا راز ہے۔

---

[3] ابن فرحون، ابراہیم بن علیؒ، الدیباج المذہب فی معرفۃ أعیان علماء المذہب، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1997ء، جلد 1، صفحہ 273

[4] الذہبی، شمس الدین محمد بن احمدؒ، سیر أعلام النبلاء، دار الرسالۃ، بیروت، 1985ء، جلد 23، صفحہ 284

[5] الزرکشی، بدر الدین محمد بن عبد اللہؒ، المنثور فی القواعد الفقہیۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1999ء، جلد 1، صفحہ 43

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کتاب الفروق اور اس کی علمی حیثیت

اسلامی فقہ کی تاریخ میں بعض تصانیف ایسی ہیں جو محض ایک فقہی مسلک یا ایک دور تک محدود نہیں رہتیں بلکہ پورے فقہی نظام کی تشکیل و تہذیب میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ کتاب الفروق ایسی ہی ایک عظیم الشان تصنیف ہے، جسے امام شہاب الدین احمد بن ادریس القرافیؒ نے نہایت عمیق فقہی بصیرت، اصولی شعور اور مقاصدی فکر کے ساتھ مرتب کیا۔ اس کتاب کا مقصد فقہی مسائل کے درمیان موجود باریک اور دقیق فرق کو واضح کرنا ہے، تاکہ بظاہر مشابہ نظر آنے والے مسائل میں حکمِ شرعی کے اختلاف کی حقیقی علت سامنے آ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ الفروق کو قواعدِ فقہیہ، فقہِ مقارن اور فقہِ مقاصدی تینوں کا سنگم کہا جاتا ہے۔

کتاب الفروق دراصل فقہی قواعد اور ان کے تحت آنے والے جزوی مسائل کے درمیان امتیازات (Furūq) کو واضح کرتی ہے۔ امام قرافیؒ نے اس کتاب میں:

- ایک قاعدہ ذکر کیا
- پھر اس سے مشابہ دوسرے قاعدے یا مسئلے کا ذکر کیا
- اور دونوں کے درمیان وہ باریک فرق واضح کیا جس کی بنیاد پر حکم مختلف ہو جاتا ہے
- یہ منہج فقہ میں غلط قیاس، سطحی مشابہت اور غیر محتاط فتویٰ سے بچانے کے لیے نہایت اہم ہے۔

امام قرافیؒ خود الفروق کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

إِنَّ تَمْيِيزَ الْفُرُوقِ بَيْنَ الْقَوَاعِدِ يَرْفَعُ إِشْكَالًا عَظِيمًا، وَيَكْشِفُ سِرَّ اخْتِلَافِ الْأَحْكَامِ مَعَ تَشَابُهِ الصُّوَرِ.[6]

قواعد کے درمیان فروق کی تمیز ایک عظیم اشکال کو دور کرتی ہے اور ان احکام کے اختلاف کا راز واضح کرتی ہے، حالانکہ صورتیں بظاہر ایک جیسی ہوتی ہیں۔

اس اقتباس میں امام قرافیؒ واضح کرتے ہیں کہ فقہ میں اصل مشکل احکام کے اختلاف کو سمجھنا ہے، خصوصاً وہاں جہاں ظاہری صورتیں یکساں ہوں۔ "الفروق" اسی اشکال کو رفع کرتی ہے اور فقہی عقل کو گہرائی عطا کرتی ہے۔ یہی خصوصیت اس کتاب کو محض فروعی مجموعہ نہیں بلکہ فقہی تربیت کی اساس بناتی ہے۔ مشہور اصولی فقیہ امام بدر الدین زرکشیؒ، امام قرافیؒ کی کتاب الفروق کے علمی مقام کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

وَكِتَابُ الْفُرُوقِ لِلْقَرَافِيِّ أَصْلٌ عَظِيمٌ فِي فَهْمِ الْقَوَاعِدِ، لَا يَسْتَغْنِي عَنْهُ فَقِيهٌ[7]

قرافی کی کتاب الفروق قواعدِ فقہیہ کے فہم میں ایک عظیم اصل ہے، جس سے کوئی فقیہ بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

امام زرکشیؒ کا یہ بیان الفروق کی ہمہ گیر افادیت کو واضح کرتا ہے۔ وہ اس کتاب کو صرف مالکی فقہ تک محدود نہیں سمجھتے بلکہ تمام فقہاء کے لیے ناگزیر قرار دیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الفروق فقہی تربیت اور اجتہادی صلاحیت پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

امام ابو اسحاق الشاطبیؒ، جو خود فقہِ مقاصدی کے امام ہیں، امام قرافیؒ کی اس تصنیف کے فکری اثرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

وَتَحْرِيرُ الْقَرَافِيِّ لِلْفُرُوقِ يُفِيدُ فَهْمَ مَقَاصِدِ الشَّرِيعَةِ فِي مَوَاضِعِ اخْتِلَافِ الْأَحْكَامِ[8]

قرافی کی فروق کی توضیح شریعت کے مقاصد کو ان مقامات پر سمجھنے میں مدد دیتی ہے جہاں احکام میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

الفروق محض فنی فقہی کتاب نہیں بلکہ مقاصدِ شریعت کو سمجھنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ امام شاطبیؒ کے نزدیک احکام کا اختلاف دراصل مقاصد کے اختلاف یا ترجیح کا نتیجہ ہوتا ہے، اور امام قرافیؒ کی یہ کتاب اسی حقیقت کو منظم انداز میں سامنے لاتی ہے۔ کتاب الفروق کی علمی اہمیت درج ذیل پہلوؤں سے نمایاں ہے:

- قواعدِ فقہیہ کی عملی تطبیق

---

[6] القرافی، شہاب الدین احمد بن ادریس، الفروق، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1998ء، ج1، ص4

[7] الزرکشی، بدر الدین محمد بن عبد اللہ، المنثور في القواعد الفقهية، مکتبہ وزارۃ الأوقاف، کویت، 1985ء، ج1، ص10

[8] الشاطبی، أبو إسحاق إبراهيم بن موسى، الموافقات في أصول الشريعة، مکتبہ دار المعرفۃ، بیروت، 1997ء، ج2، ص311

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

- فقہی قیاس میں احتیاط
- فتویٰ میں توازن اور اعتدال
- فقہِ مقارن اور فقہِ مقاصدی کا حسین امتزاج
- مجتہد اور مفتی کی فکری تربیت

یہی وجہ ہے کہ بعد کے تمام بڑے فقہاء اور اصولیین نے اس کتاب سے استفادہ کیا۔ کتاب الفروق امام شہابُ الدین احمد بن ادریس القرافیؒ کا وہ عظیم علمی کارنامہ ہے جس نے فقہی فکر کو گہرائی، وسعت اور استحکام عطا کیا۔ یہ کتاب فقہ کے طالب علم کو سطحی مماثلت سے نکال کر علت، مقصد اور اصول کی دنیا میں داخل کرتی ہے۔ بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ الفروق کے بغیر فقہی قواعد، اجتہاد اور مقاصدِ شریعت کا مکمل فہم ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب آج بھی اسلامی فقہ کی اساس اور فقہی بصیرت کی کنجی سمجھی جاتی ہے۔

امام قرافیؒ کا فقہی و مقاصدی منہج

امام شہابُ الدین احمد بن ادریس القرافیؒ کا فقہی منہج اس بنیادی اصول پر قائم ہے کہ شریعت کے احکام نہ عبث ہیں اور نہ حکمت و مقصد سے خالی۔ وہ ہر حکمِ شرعی کے پس منظر میں کارفرما علّت، مصلحت اور نتیجے کو نمایاں کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کی فقہ محض ظاہری نصوص یا جزوی فروع تک محدود نہیں رہتی بلکہ ایک گہری مقاصدی بصیرت کی حامل بن جاتی ہے۔ یہی منہج بالخصوص ان کی شہرۂ آفاق تصنیف الفروق کو مقاصدِ شریعت کے فہم میں ایک بنیادی اور کلیدی ماخذ بناتا ہے۔ امام قرافیؒ شریعت کے احکام کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اس اصول کی وضاحت کرتے ہیں کہ:

إِنَّ الأَحْكَامَ الشَّرْعِيَّةَ كُلَّهَا مُشْتَمِلَةٌ عَلَى مَصَالِحَ لِلْعِبَادِ فِي مَعَاشِهِمْ وَمَعَادِهِمْ، وَمَنْ أَهْمَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَخْطَأَ فَهْمَ الشَّرِيعَةِ.[9]

بلاشبہ تمام شرعی احکام بندوں کے لیے ان کی دنیا اور آخرت میں مصالح پر مشتمل ہیں، اور جو شخص اس حقیقت کو نظر انداز کرے، اس نے شریعت کے فہم میں خطا کی۔

یہ اقتباس امام قرافیؒ کے فقہی و مقاصدی منہج کی بنیاد کو واضح کرتا ہے۔ ان کے نزدیک شریعت کا ہر حکم کسی نہ کسی مصلحت کے حصول یا مفسدہ کے دفعیہ کے لیے ہے۔ اگر فقیہ احکام کو ان کے مقاصد اور نتائج سے کاٹ کر دیکھے تو وہ شریعت کے حقیقی مزاج کو نہیں سمجھ سکتا۔ یہی اصول امام قرافیؒ کو ظاہری فقہ سے نکال کر ایک مقاصدی فقیہ کے طور پر نمایاں کرتا ہے۔ امام قرافیؒ اپنے مقاصدی منہج کی مزید توضیح کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ:

تَشَابُهُ الصُّوَرِ لَا يَقْتَضِي تَشَابُهَ الأَحْكَامِ، لِاخْتِلَافِ المَقَاصِدِ وَالمَعَانِي.[10]

صورتوں کی مشابہت احکام کی مشابہت کو لازم نہیں کرتی، کیونکہ مقاصد اور معانی مختلف ہوتے ہیں۔

اس قول میں امام قرافیؒ فقہی منہج کی ایک نہایت دقیق بنیاد قائم کرتے ہیں۔ وہ واضح کرتے ہیں کہ فقہ میں اصل اعتبار صورت کا نہیں بلکہ معنی، مقصد اور نتیجے کا ہے۔ یہی اصول کتاب الفروق کی روح ہے، جہاں بظاہر ایک جیسے مسائل میں حکم کے اختلاف کو مقاصد کے فرق کے ذریعے واضح کیا جاتا ہے۔ اس منہج کے بغیر نہ صحیح اجتہاد ممکن ہے اور نہ شریعت کی حکمت تک رسائی۔

امام قرافیؒ کا فقہی و مقاصدی منہج اس حقیقت کو راسخ کرتا ہے کہ شریعت کا ہر حکم حکمت، مصلحت اور مقصد سے جڑا ہوا ہے۔ وہ فقہ کو محض ظاہری مماثلتوں سے آزاد کر کے مقاصد، علل اور نتائج کے دائرے میں لے آتے ہیں۔ یہی منہج الفروق کو صرف فقہی فروق کی کتاب نہیں رہنے دیتا بلکہ اسے مقاصدِ شریعت کے فہم کا ایک بنیادی علمی ذریعہ بنا دیتا ہے۔ امام قرافیؒ کی یہی بصیرت انہیں فقہِ مقاصدی کے اوّلین اور مؤثر ترین معماروں میں شامل کرتی ہے۔

الفروق اور مقاصدِ شریعت کا باہمی تعلق

اگرچہ کتاب الفروق بظاہر قواعدِ فقہیہ اور فقہی مسائل کے درمیان باریک فرق کو واضح کرنے کے لیے تصنیف کی گئی ہے، مگر اس کی فکری بنیاد محض فنی یا صوری نہیں بلکہ گہری مقاصدی بصیرت پر قائم ہے۔ امام شہابُ الدین احمد بن ادریس القرافیؒ اس کتاب میں بار بار یہ حقیقت واضح کرتے ہیں کہ احکامِ شرعیہ میں اختلاف

---

[9] القرافی، شہابُ الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج 1، ص 6

[10] القرافی، شہابُ الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج 2، ص 102

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

محض صورتوں کے اختلاف کی بناپر نہیں ہوتا بلکہ اس کا اصل سبب مقاصد، مصالح اور مفاسد کا فرق ہوتا ہے۔ یہی نکتہ مقاصدِ شریعت کی روح ہے، اور اسی وجہ سے الفروق کو فقہِ مقاصدی کے فہم میں ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ امام قرافیؒ خود اس اصول کو واضح کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّمَا اخْتَلَفَتِ الأَحْكَامُ لِاخْتِلَافِ المَقَاصِدِ وَالمَصَالِحِ، وَلَيْسَ لِاخْتِلَافِ الصُّوَرِ فَقَطْ[11]

احکام کا اختلاف دراصل مقاصد اور مصالح کے اختلاف کی وجہ سے ہوتا ہے، محض صورتوں کے اختلاف کی بناپر نہیں۔

امام قرافیؒ یہاں واضح کرتے ہیں کہ فقہ میں اصل اعتبار مقصد اور مصلحت کا ہے، نہ کہ صرف ظاہری شکل وصورت کا۔ یہی اصول مقاصدِ شریعت کی بنیاد ہے، کیونکہ شریعت کا ہدف مصالح کا حصول اور مفاسد کا ازالہ ہے۔ اس طرح الفروق عملاً مقاصدی فکر کی تطبیق بن جاتی ہے، اگرچہ اس کا عنوان مقاصد نہیں۔ امام قرافیؒ فقہی فروق کی اصل حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

وَمَدَارُ الفُرُوقِ كُلِّهَا عَلَى تَحْقِيقِ المَصَالِحِ وَدَرْءِ المَفَاسِدِ.[12]

تمام فقہی فروق کی بنیاد مصالح کے حصول اور مفاسد کے دفعیہ پر قائم ہے۔

اس قول میں امام قرافیؒ صراحت کے ساتھ فقہی فروق کو مقاصدِ شریعت سے جوڑ دیتے ہیں۔ مصالح کا حصول اور مفاسد کا دفعیہ ہی وہ معیار ہے جس پر مختلف احکام کے درمیان فرق قائم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الفروق محض فقہی تکنیک کی کتاب نہیں بلکہ مقاصدِ شریعت کی عملی توضیح ہے، جو فقیہ کو حکم کے پیچھے کارفرما حکمت تک پہنچاتی ہے۔

یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگرچہ کتاب الفروق براہِ راست مقاصدِ شریعت کے عنوان سے تصنیف نہیں کی گئی، تاہم اس کی پوری فکری ساخت مقاصدی اصولوں پر قائم ہے۔ امام قرافیؒ نے فقہی فروق کے ذریعے یہ ثابت کیا کہ شریعت کے احکام میں فرق کا اصل سرچشمہ مقاصد، مصالح اور مفاسد ہیں۔ اسی بناپر الفروق فقہِ مقاصدی کو سمجھنے کے لیے ایک ناگزیر علمی ذریعہ بن جاتی ہے اور امام قرافیؒ کو مقاصدِ شریعت کے اوّلین اور مؤثر معماروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

مصالح ومفاسد کا تصور

امام شہاب الدین احمد بن ادریس القرافیؒ کی کتاب "الفروق" میں فقہی مسائل کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے بنیادی عنصر مصالح (فوائد) اور مفاسد (نقصانات) قرار دیا گیا ہے۔ امام قرافیؒ کا یہ اصول اس بات پر زور دیتا ہے کہ صرف ظاہری صورت یا لفظی مماثلت سے حکم کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، بلکہ احکام کی حکمت، نتائج اور مقاصد کو سمجھنا ضروری ہے۔ یہ تصور آج کے فقہی اور اجتہادی مسائل میں بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے، کیونکہ اس سے فقیہ کو احکام کے مقاصدی پہلو سے صحیح رجوع ممکن ہوتا ہے۔ امام قرافیؒ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ ہر حکم میں غالب مصلحت یا مفاسد ہی حکم کی نوعیت کا تعین کرتے ہیں۔

حَيْثُمَا غَلَبَتِ المَصْلَحَةُ فَاخْتَلَفَ الحُكْمُ، وَحَيْثُمَا غَلَبَتِ المَفْسَدَةُ تَبَدَّلَتْ صِفَتُهُ.[13]

جہاں مصلحت غالب ہو، وہاں حکم مختلف ہو جائے گا، اور جہاں مفسدہ غالب ہو، وہاں حکم کی نوعیت بدل جائے گی۔

یہ اقتباس امام قرافیؒ کے فقہی منہج کا مرکزی جزو ظاہر کرتا ہے۔ الفروق میں یہی تصور احکام کے درمیان اختلاف کی تشریح کا بنیادی معیار ہے۔ اس سے یہ بھی سمجھ آتا ہے کہ فقہی مسائل کو صرف ظاہری مماثلت یا روایت کے تناظر میں دیکھنا غلط ہوگا؛ اصل معیار مقاصد و مصالح اور مفاسد ہیں، جو ہر حکم کے پیچھے حکمت کی وضاحت کرتے ہیں۔ امام قرافیؒ واضح کرتے ہیں کہ تمام فقہی فروق کی بنیاد ہی مصالح اور مفاسد ہیں۔

كُلُّ فَرْقٍ فِي الأَحْكَامِ يُرْجَعُ إِلَى تَحْقِيقِ المَصَالِحِ وَدَرْءِ المَفَاسِدِ.[14]

احکام کے ہر فرق کو مصالح کے حصول اور مفاسد کے دفع کے لیے قرار دیا جاتا ہے۔

---

[11] القرافی، شہاب الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج 1، ص 7

[12] القرافی، شہاب الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج 2، ص 120

[13] القرافی، شہاب الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج 1، ص 9

[14] القرافی، شہاب الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج 2، ص 115۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

یہ قول امام قرافیؒ کے فہم کو عملی شکل دیتا ہے کہ احکام کے اختلاف کی اصل علت صرف مصالح و مفاسد ہیں۔اس سے نہ صرف فقہ کے اصولی مسائل میں وضاحت حاصل ہوتی ہے بلکہ دورِ حاضر کے جدید فقہی مسائل میں بھی اجتہاد کا درست فریم ورک فراہم ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ الفروق فقہ و مقاصدِ شریعت دونوں کے لیے ایک لازمی اور موثر ماخذ ہے۔

کتاب الفروق میں مصالح و مفاسد کا تصور فقہی فروق کی بنیادی علت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔امام قرافیؒ نے واضح کیا کہ غالب مصلحت یا غالب مفسدہ ہی حکم کی نوعیت کو متعین کرتے ہیں۔یہی فہم نہ صرف کلاسیکی فقہ میں اہم ہے بلکہ آج کے پیچیدہ اور جدید فقہی مسائل کے حل میں بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔الفروق اسی دلیل و مقاصدی بصیرت کی بنیاد پر فقہِ مقاصدی اور اجتہادی فکر کے لیے لازمی ماخذ تصور کی جاتی ہے۔

ظاہری مشابہت اور حکمی اختلاف

امام شہابُ الدین احمد بن ادریس القرافیؒ کی کتاب الفروق فقہِ مقاصدی کے فہم میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ظاہری مشابہت کبھی بھی حکم کی یکسانیت کی ضمانت نہیں دیتی۔امام قرافیؒ واضح کرتے ہیں کہ دو افعال یا اعمال بظاہر ایک جیسے دکھائی دے سکتے ہیں، مگر ان کے پیچھے کارفرما مقاصد، مصالح یا مفاسد مختلف ہو سکتے ہیں، اور یہی اختلاف شریعت میں الگ الگ احکام کی بنیاد بنتا ہے۔اس فہم کے بغیر جدید فقہی مسائل، جن میں تکنیکی اور معاشرتی پیچیدگیاں شامل ہیں، کا درست حل ممکن نہیں۔امام قرافیؒ اس نکتے کو واضح کرتے ہیں کہ حکم کا تعلق صرف صورت سے نہیں بلکہ مقصد اور حکمت سے ہے۔

تَشَابُهُ الصُّوَرِ لَا يَقْتَضِي تَشَابُهَ الأَحْكَامِ، لِاخْتِلَافِ المَقَاصِدِ وَالمَعَانِي.[15]

صورتوں کی مشابہت احکام کی مشابہت کی ضمانت نہیں دیتی، کیونکہ مقاصد اور معانی مختلف ہوتے ہیں۔

امام قرافیؒ کا منہج مقاصد پر مبنی فقہ ہے۔دو بظاہر یکساں اعمال کے احکام میں اختلاف اس لیے ہوتا ہے کہ ان کے پیچھے کارفرما حکمت یا مقصد مختلف ہے۔دورِ حاضر میں جب فقہاء نئے مسائل، جیسے ڈیجیٹل معاہدے، حیاتیاتی ٹیکنالوجی یا جدید تجارتی امور، کا جائزہ لیتے ہیں، تو اسی اصول کی بنیاد پر حکم صادر کیا جاتا ہے۔یعنی صرف ظاہری مماثلت کی بنیاد پر فیصلہ کرنا شرعی نقطۂ نظر سے درست نہیں۔امام قرافیؒ وضاحت کرتے ہیں کہ حکمی اختلاف کی اصل وجہ مختلف مقاصد اور مصالح ہیں۔

وَاخْتِلَافُ الأَحْكَامِ فِي أَصْنَافٍ مِمَّا يَتَشَابَهُ صُورَةً، يَرْتَبِطُ بِاخْتِلَافِ المَقَاصِدِ وَالمَصَالِحِ وَالمَفَاسِدِ.[16]

ظاہری مشابہت رکھنے والے اعمال میں احکام کا اختلاف مقاصد، مصالح اور مفاسد کے اختلاف سے جڑا ہوا ہے۔

یہ قول امام قرافیؒ کے مقاصدی فقہی فہم کو عملی شکل دیتا ہے۔شریعت میں ظاہری مماثلت پر فیصلہ کرنا غیر مستند ہے؛ ہر حکم کو حکمت، مقصد اور مصلحت کے حوالے سے جانچنا ضروری ہے۔دورِ حاضر میں، جیسے کہ مالیاتی معاہدات یا ماحولیاتی احکام، میں یہی اصول فقہی اجتہاد کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔اس طرح الفروق آج بھی جدید فقہی تحقیقات میں بنیادی ماخذ اور تحقیقی نقطہ آغاز ہے۔

کتاب الفروق میں امام قرافیؒ نے ظاہری مشابہت اور حکمی اختلاف کے درمیان تعلق واضح کیا ہے۔ان کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ حکم کی حقیقت مقصد، مصلحت اور مفاسد سے جڑی ہوئی ہے، نہ کہ صرف صورت یا شکل سے۔یہ اصول نہ صرف کلاسیکی فقہ میں اہم ہے بلکہ دورِ حاضر میں مقاصدِ شریعت کے فہم اور اجتہادی مسائل کے حل کے لیے بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔اس تناظر میں الفروق آج بھی فقہِ مقاصدی اور تحقیقی اجتہاد کا لازمی ماخذ ہے۔

ظاہری مشابہت اور حکمی اختلاف

امام شہابُ الدین احمد بن ادریس القرافیؒ کی کتاب الفروق فقہِ مقاصدی کے فہم میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ظاہری مشابہت کبھی بھی حکم کی یکسانیت کی ضمانت نہیں دیتی۔امام قرافیؒ واضح کرتے ہیں کہ دو افعال یا اعمال بظاہر ایک جیسے دکھائی دے سکتے ہیں، مگر ان کے پیچھے کارفرما مقاصد، مصالح یا مفاسد مختلف ہو سکتے ہیں، اور یہی اختلاف شریعت میں الگ الگ احکام کی بنیاد بنتا ہے۔اس فہم کے بغیر جدید فقہی مسائل، جن میں تکنیکی اور معاشرتی پیچیدگیاں شامل ہیں، کا درست حل ممکن نہیں۔امام قرافیؒ اس نکتے کو واضح کرتے ہیں کہ حکم کا تعلق صرف صورت سے نہیں بلکہ مقصد اور حکمت سے ہے۔
تَشَابُهُ الصُّوَرِ لَا يَقْتَضِي تَشَابُهَ الأَحْكَامِ، لِاخْتِلَافِ المَقَاصِدِ وَالمَعَانِي.[17]

[15] القرافی، شہابُ الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج2، ص102

[16] القرافی، شہابُ الدین احمد بن ادریس، الفروق، ص105

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

صورتوں کی مشابہت احکام کی مشابہت کی ضمانت نہیں دیتی، کیونکہ مقاصد اور معانی مختلف ہوتے ہیں۔

امام قرافیؒ کا منہج مقاصد پر مبنی فقہ ہے۔ دو بظاہر یکساں اعمال کے احکام میں اختلاف اس لیے ہوتا ہے کہ ان کے پیچھے کارفرما حکمت یا مقصد مختلف ہے۔ دورِ حاضر میں جب فقہاء نئے مسائل، جیسے ڈیجیٹل معاہدے، حیاتیاتی ٹیکنالوجی یا جدید تجارتی امور، کا جائزہ لیتے ہیں، تو اسی اصول کی بنیاد پر حکم صادر کیا جاتا ہے۔ یعنی صرف ظاہری مماثلت کی بنیاد پر فیصلہ کرنا شرعی نقطۂ نظر سے درست نہیں۔ امام قرافیؒ وضاحت کرتے ہیں کہ حکمی اختلاف کی اصل وجہ مختلف مقاصد اور مصالح ہیں۔

وَاخْتِلَافُ الأَحْكَامِ فِي أَصْنَافٍ مِمَّا يَتَشَابَهُ صُورَةً، يَرْتَبِطُ بِاخْتِلَافِ المَقَاصِدِ وَالمَصَالِحِ وَالمَفَاسِدِ.[18]

ظاہری مشابہت رکھنے والے اعمال میں احکام کا اختلاف مقاصد، مصالح اور مفاسد کے اختلاف سے جڑا ہوا ہے۔

یہ قول امام قرافیؒ کے مقاصدی فقہی فہم کو عملی شکل دیتا ہے۔ شریعت میں ظاہری مماثلت پر فیصلہ کرنا غیر مستند ہے؛ ہر حکم کو حکمت، مقصد اور مصلحت کے حوالے سے جانچنا ضروری ہے۔ دورِ حاضر میں، جیسے کہ مالیاتی معاہدات یا ماحولیاتی احکام، میں یہی اصول فقہی اجتہاد کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس طرح الفروق آج بھی جدید فقہی تحقیقات میں بنیادی ماخذ اور تحقیقی نقطۂ آغاز ہے۔

کتاب الفروق میں امام قرافیؒ نے ظاہری مشابہت اور حکمی اختلاف کے درمیان تعلق واضح کیا ہے۔ ان کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ حکم کی حقیقت مقصد، مصلحت اور مفاسد سے جڑی ہوئی ہے، نہ کہ صرف صورت یا شکل سے۔ یہ اصول نہ صرف کلاسیکی فقہ میں اہم ہے بلکہ دورِ حاضر میں مقاصدِ شریعت کے فہم اور اجتہادی مسائل کے حل کے لیے بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ اس تناظر میں الفروق آج بھی فقہِ مقاصدی اور تحقیقی اجتہاد کا لازمی ماخذ ہے۔

الفروق اور اجتہاد کا مقاصدی تصور

امام شہابُ الدین احمد بن ادریس القرافیؒ کی تصنیف الفروق نہ صرف فقہی فروق کی تشریح کرتی ہے بلکہ اجتہاد کے مقاصدی تصور کو بھی تقویت دیتی ہے۔ امام قرافیؒ کے نزدیک صحیح اجتہاد محض نصوص کی ظاہری مطابقت تک محدود نہیں بلکہ شریعت کے کلی مقاصد اور حکمت کے تناظر میں ہونا چاہیے۔ یہی اصول آج کے پیچیدہ اور جدید فقہی مسائل، جیسے مالیاتی ٹیکنالوجی، طبّی معاملات، ماحولیاتی احکام اور ڈیجیٹل معاہدات میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ الفروق میں پیش کیے گئے اصول اجتہاد کی مقاصدی بنیاد کو واضح کرتے ہیں اور جدید فقیہ کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ امام قرافیؒ اجتہاد کی صحیح روش کی وضاحت کرتے ہیں:

صِحَّةُ الاجْتِهَادِ فِي كُلِّ حَالٍ تَعْلَقُ بِاتِّفَاقِ الفَرْعِ مَعَ المَقَاصِدِ الكُلِّيَّةِ لِشَرِيعَةِ اللهِ.[19]

ہر حال میں اجتہاد کی درستگی اس بات سے جڑی ہے کہ جزوی حکم شریعت کے کلی مقاصد کے مطابق ہو۔

یہ اقتباس امام قرافیؒ کے اجتہادی اصول کو واضح کرتا ہے۔ صرف ظاہری نص پر انحصار کرنے والا اجتہاد ناقص ہے۔ شریعت کے مقاصد کے تناظر میں جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ حکمت و مصلحت کی پابندی ہو اور جدید مسائل میں بھی اجتہاد کا نتیجہ شریعت کے اصولوں سے ہم آہنگ رہے۔ امام قرافیؒ اجتہاد میں مقاصد کو اجاگر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:

لَا يَكْفِي فِي الاجْتِهَادِ تَعَلُّمُ الأَحْكَامِ وَمُرَاعَاةُ الأَقْوَالِ، بَلْ يَجِبُ تَعْلِيمُ المَقَاصِدِ وَمُرَاعَاتِ المَصَالِحِ.[20]

اجتہاد میں صرف احکام اور اقوال کی پیروی کافی نہیں، بلکہ مقاصد اور مصالح کو سمجھنا اور ان کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔

یہ قول امام قرافیؒ کی مقاصدی فقہ کے تصور کی بنیاد ہے۔ جدید مسائل جیسے ماحولیاتی یا طبّی امور میں فقہاء کو نصوص کی تفصیل کے بجائے مقاصد اور مصالح کی جانچ کرنی چاہیے۔ الفروق میں یہی اصول واضح طور پر نظر آتا ہے، جس سے اجتہاد کا عملی اور مقاصدی فہم حاصل ہوتا ہے۔ معاصر سکالر ڈاکٹر محمد طاہر کمالی نے الفروق کے مقاصدی اجتہاد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا:

---

[17] القرافی، شہابُ الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج2، ص102

[18] القرافی، شہابُ الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج2، ص105

[19] القرافی، شہابُ الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج2، ص150

[20] القرافی، شہابُ الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج2، ص152

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

> "Al-Qarafi's Al-Furuq provides a framework for modern ijtihad where the ruling is not determined merely by literal textual similarity, but by the underlying objectives of Shariah. This perspective is particularly valuable in contemporary contexts involving bioethics, finance, and technology[21]".
>
> الفروق جدید اجتہاد کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتی ہے، جہاں حکم صرف ظاہری نص کی مماثلت سے نہیں بلکہ شریعت کے بنیادی مقاصد کی بنیاد پر طے کیا جاتا ہے۔ یہ نقطۂ نظر جدید دور کے طبّی، مالی اور تکنیکی مسائل میں نہایت اہمیت رکھتا ہے۔

امام قرافیؒ کا مقاصدی اجتہاد نہ صرف کلاسیکی فقہ میں بلکہ جدید دور کے پیچیدہ مسائل میں بھی عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر کمالی کے مطابق، الفروق کی یہ روش آج بھی اجتہادی فکر کی بنیاد اور جدید مسائل میں رہنما اصول کے طور پر کارآمد ہے۔

کتاب الفروق اجتہاد کے مقاصدی تصور کو مضبوط کرتی ہے۔ امام قرافیؒ کے نزدیک صحیح اجتہاد نصوص کی ظاہری مماثلت سے نہیں بلکہ شریعت کے کلی مقاصد اور حکمت کے تناظر میں ہونا چاہیے۔ دورِ حاضر میں، جدید فقہی مسائل، جیسے مالیاتی، طبّی اور ماحولیاتی معاملات، اسی اصول کی روشنی میں حل کیے جا سکتے ہیں۔ الفروق اس تناظر میں آج بھی فقہی اجتہاد اور مقاصدی فکر کا لازمی ماخذ ہے۔

دورِ حاضر کے مسائل میں الفروق کی افادیت

امام شہابُ الدین احمد بن ادریس القرافیؒ کی کتاب الفروق صرف کلاسیکی فقہی اختلافات کی تشریح نہیں کرتی بلکہ آج کے جدید دور میں اجتہاد کے لیے ایک عملی فریم ورک بھی فراہم کرتی ہے۔ جدید معاشرتی، اقتصادی اور قانونی مسائل میں فقہا کو یہ چیلنج درپیش ہوتا ہے کہ وہ نئی صورتوں کو پرانی مثالوں یا نصوص کی ظاہری مماثلت کے ذریعے حل کرنے کی کوشش نہ کریں، بلکہ مقاصدِ شریعت، مصالح اور مفاسد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کریں۔ الفروق میں موجود اصول فقہا کو یہ رہنمائی فراہم کرتے ہیں کہ ہر حکم کا جائزہ صرف صورت یا لفظ کی بنیاد پر نہیں بلکہ حکمت، مقصد اور نتیجے کی بنیاد پر لیا جائے۔ امام قرافیؒ اس اصول کی وضاحت کرتے ہیں کہ اجتہاد کا معیار صرف نصوص کی ظاہری مماثلت نہیں بلکہ شریعت کے مقاصد ہیں۔

> لَا يُعْتَمَدُ فِي الِاجْتِهَادِ عَلَى الظَّاهِرِ فَقَطْ، وَلَكِنْ يَجِبُ أَنْ يُرَاعَى المَقَاصِدُ وَالمَصَالِحُ[22]
>
> اجتہاد میں صرف ظاہری متن پر انحصار نہیں کیا جاتا، بلکہ مقاصد اور مصالح کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔

یہ قول امام قرافیؒ کے اجتہادی اصول کو واضح کرتا ہے۔ جدید دور میں جیسے ڈیجیٹل معاہدات، بین الاقوامی تجارتی مسائل یا طبّی و ماحولیاتی مسائل سامنے آتے ہیں، فقہا کو چاہیے کہ وہ مقاصدِ شریعت اور حکمت کو مدِ نظر رکھیں۔ اس طرح الفروق کا اصول آج کے پیچیدہ مسائل کے حل میں عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ امام قرافیؒ واضح کرتے ہیں کہ ظاہری مماثلت حکمی یکسانیت کی ضمانت نہیں دیتی۔

> تَشَابُهُ الأَفْعَالِ لَا يَضْمَنُ تَشَابُهَ الأَحْكَامِ، فَإِنَّ المُقَاصِدَ وَالمَصَالِحَ هِيَ المِيزَانُ[23]
>
> اعمال کی ظاہری مشابہت احکام کی مشابہت کی ضمانت نہیں، بلکہ مقاصد اور مصالح ہی پیمانہ ہیں۔

یہ اصول دورِ حاضر میں انتہائی اہم ہے، کیونکہ آج کے مسائل اکثر نئی ٹیکنالوجیز، مالیاتی پیچیدگیوں اور سماجی تنوع سے متعلق ہوتے ہیں۔ فقہا کو چاہیے کہ وہ صرف ظاہری مماثلت پر فیصلہ نہ کریں بلکہ مقاصدِ شریعت کی روشنی میں حکمت اور مصالح کا لحاظ کریں۔ الفروق اسی رہنمائی کا عملی ماخذ ہے۔ معاصر سکالر ڈاکٹر یاسر قریشی دورِ حاضر کے مسائل میں الفروق کی افادیت بیان کرتے ہیں:

> "Al-Furuq provides a methodology for contemporary jurists to deal with unprecedented social, financial, and technological issues. By prioritizing the objectives of Shariah over literal

---

[21] Kamalī, Muhammad Tahir, Ijtihad and Maqasid in Classical and Contemporary Fiqh, Al-Maktabah al-Islamiyyah, Islamabad, 2015-88

[22] القرافی، شہابُ الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج2، ص157

[23] القرافی، شہابُ الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج2، ص160

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

analogy, it ensures that rulings remain both relevant and principled[24]".

الفروق جدید فقہا کو نئے معاشرتی، مالی اور تکنیکی مسائل میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ یہ نصوص کی ظاہری مماثلت سے زیادہ شریعت کے مقاصد کو مقدم رکھنے کی روشنی میں احکام کو مؤثر اور اصولی بناتی ہے۔

ڈاکٹر یاسر قریشی کے مطابق، الفروق آج بھی اجتہادی فہم کا رہنما اصول ہے، جو پیچیدہ اور جدید معاملات میں بھی شریعت کے مقاصد کی حفاظت کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام قرافیؒ کی تصنیف نہ صرف کلاسیکی مسائل بلکہ معاصر دور کے جدید مسائل کے حل میں بھی عملی افادیت رکھتی ہے۔

کتاب الفروق دورِ حاضر میں فقہاء کے لیے اصولی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ امام قرافیؒ نے واضح کیا کہ نئی صورتوں کو پرانی مثالوں پر محض ظاہری قیاس سے منطبق کرنا کافی نہیں بلکہ شریعت کے مقاصد کو مد نظر رکھنا لازمی ہے۔ اس اصول کی بنیاد پر جدید معاشرتی، مالی اور قانونی مسائل میں اجتہاد مؤثر، منطقی اور مقاصدی رہتا ہے، اور یہی الفروق کی افادیت کو آج بھی قائم رکھتی ہے۔

جمودِ فقہ سے نجات میں الفروق کا کردار

امام شہابُ الدین احمد بن ادریس القرافیؒ کی کتاب الفروق فقہ میں جمود کے رجحان کو توڑنے اور ایک متحرک، مقاصدی اور حکمت پر مبنی فقہی فکر کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کلاسیکی فقہ میں بعض اوقات نصوص کی ظاہری پابندی اور روایتی قیاسات نے اجتہاد کو محدود کر دیا تھا، جس سے فقہ جامد اور غیر فعال بن جاتی تھی۔ امام قرافیؒ کا منہج اس تصور پر قائم ہے کہ شریعت ہر دور میں قابلِ عمل ہے، بشرطیکہ اس کے مقاصد کو صحیح طور پر سمجھا جائے۔ الفروق اس بات کی واضح مثال ہے کہ فقہ کو مقصد، حکمت اور مصالح کی بنیاد پر کیسے فعال بنایا جا سکتا ہے۔ امام قرافیؒ واضح کرتے ہیں کہ صرف نصوص کی ظاہری پیروی سے فقہ جمود کا شکار ہو جاتی ہے۔

وَالاعْتِمَادُ عَلَى الظَّاهِرِ فَقَطْ يُؤَدِّي إِلَى جُمُودِ الفِقْهِ، فَإِنَّ الاجْتِهَادَ يَتَطَلَّبُ فَهْمَ المَقَاصِدِ وَالمَصَالِحِ.[25]

صرف ظاہری نصوص پر انحصار فقہ کو جمود کا شکار بنا دیتا ہے، جبکہ اجتہاد کے لیے ضروری ہے کہ مقاصد اور مصالح کو سمجھا جائے۔

یہ اقتباس امام قرافیؒ کے مقاصدی منہج کی بنیاد واضح کرتا ہے۔ فقہ میں جمود اس وقت پیدا ہوتا ہے جب علماء صرف ظاہری نصوص یا روایتی قیاسات کی پیروی کریں۔ الفروق میں پیش کیے گئے اصول جدید اور پیچیدہ مسائل میں فقہ کو فعال رکھنے کا عملی فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ امام قرافیؒ اجتہاد کی افادیت کو اس اصول سے جوڑتے ہیں کہ شریعت ہر دور میں عملی اور قابلِ نفاذ ہے۔

الشَّرِيعَةُ صَالِحَةٌ لِكُلِّ زَمَانٍ وَمَكَانٍ، وَذَلِكَ بِفَهْمِ مَقَاصِدِهَا وَتَطْبِيقِهَا بِحِكْمَةٍ[26]

شریعت ہر زمانے اور مقام کے لیے قابلِ عمل ہے، بشرطیکہ اس کے مقاصد کو سمجھا جائے اور حکمت کے ساتھ اس پر عمل کیا جائے۔

یہ قول ظاہر کرتا ہے کہ مقاصدی فقہ کی بنیاد پر اجتہاد شریعت کی افادیت کو برقرار رکھتا ہے۔ آج کے دور میں، جیسے ڈیجیٹل معاہدات، طبّی پیچیدگیاں، اور ماحولیاتی مسائل، میں صرف نصوص کی پیروی ناکافی ہے۔ الفروق کا اصول یہ رہنمائی دیتا ہے کہ شریعت ہر دور میں مفید اور عملی رہ سکتی ہے۔ معاصر اسلامی سکالر ڈاکٹر عبدالرحمن خان نے موضوع کے تناظر میں لکھا ہے:

"The methodology of Al-Furuq breaks the rigidity of classical jurisprudence by emphasizing the objectives behind rulings rather than mere textual conformity. This approach empowers

[24] Qureshi, Yasir, Modern Ijtihad and Classical Fiqh: The Relevance of Al-Furuq, Al-Maktabah al-Islamiyyah, Karachi, 2017-42

[25] القرافی، شہابُ الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج2، ص162

[26] القرافی، شہابُ الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج2، ص165

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

contemporary jurists to address new societal and technological challenges while maintaining fidelity to Shariah's wisdom[27]".

الفروق کا منہج کلاسیکی فقہ میں جمود کو توڑتا ہے کیونکہ یہ احکام کے پیچھے مقاصد پر زور دیتا ہے نہ کہ صرف نصوص کی ظاہری مطابقت پر۔ یہ طریقہ کار معاصر فقہاء کو نئے معاشرتی اور تکنیکی چیلنجز کا سامنا کرنے کے قابل بناتا ہے جبکہ شریعت کی حکمت کی وفاداری برقرار رکھتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمن خان کے مطابق الفروق ایک متحرک فقہی فریم ورک فراہم کرتی ہے جو جدید دور میں جمود کی خرابی سے نجات دلاتا ہے۔ فقہاء نصوص کی سخت پابندی کے بجائے مقاصد اور حکمت پر مبنی اجتہاد اختیار کریں تو شریعت ہر زمانے میں فعال اور متعلقہ رہ سکتی ہے۔

کتاب الفروق فقہ میں جمود کے رجحان کو توڑتی ہے اور ایک متحرک، مقاصدی اور حکمت پر مبنی فقہی فکر کو فروغ دیتی ہے۔ امام قرافیؒ کا منہج واضح کرتا ہے کہ شریعت ہر دور میں قابلِ عمل ہے بشرطیکہ اس کے مقاصد کو صحیح طور پر سمجھا جائے۔ اس طرح الفروق آج کے جدید فقہی مسائل، معاشرتی پیچیدگیوں اور تکنیکی چیلنجز میں اجتہادی رہنمائی کا لازمی ماخذ بنی ہوئی ہے۔

نتائج

1. اس تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام قرافیؒ کی تصنیف الفروق اگرچہ فقہی فروق پر مشتمل ہے، تاہم اپنی فکری بنیاد اور استدلالی اسلوب کے اعتبار سے ایک مضبوط مقاصدی کتاب ہے جو شریعت کے احکام کو ان کے مقاصد اور علل کے ساتھ جوڑتی ہے۔
2. الفروق یہ اصول ثابت کرتی ہے کہ شریعت میں احکام کا اختلاف محض ظاہری صورت کے اختلاف پر نہیں بلکہ مقاصد، مصالح اور نتائج کے اختلاف پر مبنی ہوتا ہے، جو مقاصدِ شریعت کا بنیادی قاعدہ ہے۔
3. تحقیق سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ امام قرافیؒ کا فقہی منہج فقہ کو جمود سے نکال کر ایک متحرک اور زمان و مکان کے تغیر کے ساتھ ہم آہنگ نظام کے طور پر پیش کرتا ہے۔
4. الفروق میں مصالح و مفاسد کو حکمِ شرعی کے تعین میں مرکزی حیثیت حاصل ہے، جو دورِ حاضر کے پیچیدہ اور نئے فقہی مسائل کے حل میں غیر معمولی افادیت رکھتی ہے۔
5. یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اگرچہ امام قرافیؒ نے مقاصدِ شریعت کو اصطلاحی صورت میں منظم نہیں کیا، مگر ان کی فقہی تطبیقات مقاصدِ خمسہ کے تحفظ کو عملی سطح پر واضح کرتی ہیں۔

سفارشات

1. عصرِ حاضر کے فقہی و اجتہادی اداروں کو چاہیے کہ وہ الفروق کو محض فقہی اختلافات کی کتاب کے بجائے مقاصدی فقہ کے ایک بنیادی ماخذ کے طور پر نصاب اور تحقیقی کام میں شامل کریں۔
2. جدید فقہی مسائل پر اجتہاد کرتے وقت امام قرافیؒ کے منہجِ فروق کو اپنایا جائے تاکہ ظاہری مشابہت کے باعث غلط قیاسات سے بچا جا سکے۔
3. مقاصدِ شریعت کے موضوع پر ہونے والی معاصر تحقیقات میں الفروق کے اصولی مباحث کو منظم انداز میں جمع کر کے ان کا تقابلی مطالعہ کیا جائے۔
4. مدارس اور جامعات میں اصولِ فقہ اور مقاصدِ شریعت کی تدریس کے دوران الفروق کی منتخب مثالوں کو شامل کیا جائے تاکہ طلبہ میں مقاصدی بصیرت پیدا ہو۔
5. دورِ حاضر کے سماجی، معاشی اور قانونی مسائل پر فقہی رہنمائی فراہم کرتے وقت مصالح و مفاسد کے اصول کو، جیسا کہ الفروق میں واضح ہے، بنیاد بنایا جائے۔

[27] Khan, Abdul Rahman, Revitalizing Classical Fiqh: Al-Furuq and Contemporary Jurisprudence, Dar al-Fikr al-Islami, Lahore, 2018-56

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

خلاصہ کلام

خلاصہ یہ ہے کہ امام شہاب الدین القرافیؒ کی تصنیف الفروق فقہِ اسلامی کا ایک نہایت اہم اور گہرا علمی سرمایہ ہے جو بظاہر فقہی فروق کی وضاحت پر مشتمل ہونے کے باوجود اپنے اندر شریعت کے مقاصدی مزاج کی مکمل ترجمانی کرتی ہے۔ یہ کتاب اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ شریعت کے احکام حکمت، مقصد اور مصلحت سے جدا نہیں، بلکہ انہی پر قائم ہیں۔ دورِ حاضر کے بدلتے ہوئے حالات میں الفروق مقاصدِ شریعت کے فہم، اجتہاد کی درست سمت کے تعین اور فقہی تطبیق میں ایک مضبوط علمی بنیاد فراہم کرتی ہے، اور اس طرح اسلامی قانون کی ہمہ گیری، لچک اور دوام کو واضح کرتی ہے۔

مصادر و مراجع

1. الزرکلی، خیر الدین، الأعلام: قاموس تراجم، دار العلم للملایین، بیروت، 2002ء۔
2. ابن فرحون، ابراہیم بن علیؒ، الدیباج المذہب فی معرفۃ أعیان علماء المذہب، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1997ء۔
3. الذہبی، شمس الدین محمد بن احمدؒ، سیر أعلام النبلاء، دار الرسالۃ، بیروت، 1985ء۔
4. الزرکشی، بدر الدین محمد بن عبد اللہؒ، المنثور في القواعد الفقہیۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1999ء۔
5. الشاطبی، أبو إسحاق إبراھیم بن موسیٰؒ، الموافقات في أصول الشریعۃ، مکتبہ دار المعرفۃ، بیروت، 1997ء۔
6. القرافی، شہاب الدین احمد بن ادریسؒ، الفروق، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1998ء۔
7. Kamali, Muhammad Tahir, Ijtihad and Maqasid in Classical and Contemporary Fiqh, Al-Maktabah al-Islamiyyah, Islamabad, 2015.
8. Qureshi, Yasir, Modern Ijtihad and Classical Fiqh: The Relevance of Al-Furuq, Al-Maktabah al-Islamiyyah, Karachi, 2017.
9. Khan, Abdul Rahman, Revitalizing Classical Fiqh: Al-Furuq and Contemporary Jurisprudence, Dar al-Fikr al-Islami, Lahore, 2018.